پاکستان کیخلاف عالمی پروپیگنڈہ مہم......مجرم کون!

سہیل باوا لندن

یہ طے کرنا ابھی باقی ہے کہ پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے میں بیرونی عناصر زیادہ سرگرم ہیں یا اندرونی قوتیں وطن عزیز کے مثبت تشخص پر زیادہ تندہی سے وار کر رہی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام اور اس کی سرحدات کو جتنا میر جعفر اور میر صادق نے نقصان پہنچایا ہے اتنا کسی الفانسو اور ازابیلا نے نہیں پہنچایا اور یہ بھی سچ ہے کہ بیرونی عناصر اکثر بت کدوں کی پیروی چھوڑ کر کعبے کے پاسبان کا کردار ادا کرتے رہیں ہیں۔ مگر جب اپنی ہی صفوں میں ابولولؤ پیدا ہو جائیں تو پھر شہادت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سانحے رونما ہوتے ہیں۔ پاکستان کو اس وقت بیرونی سطح پر متعدد خطرات کا سامنا ہے۔ دہشت گردی، عورتوں پر پابندی اور معاشرے میں انتہاپسندانہ رویوں کو نشانہ بنا کر پاکستان کو عالمی سطح پر ایک پروپیگنڈے کے تحت بدنام کیا جار ہا ہے۔ دوسری جانب اندرونی عناصر بھی سرگرم ہیں جن کے وار بلاشبہ بیرونی عناصر کی ضربوں سے زیادہ مہلک اور زہریلے ہیں۔

ذرا تصور کیجئے! ایسے ملک کے بارے میں باہر کی دنیا کیا سوچے گی جس کے شہری جھوٹی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر غیر قانونی طریقوں سے ترقی یافتہ ممالک میں سیاسی پناہ کی درخواستیں دیتے پھر رہے ہوں اور پھر ان کی کارستانیاں کوئی اور نہیں بلکہ اسی ملک میں بے نقاب ہوں جہاں سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ذرا سوچیئے! اس ملک کا کیا تصور ہوگا جس کے باشندے جھوٹی سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لیے اپنے ملک پر تنقید کے آرے چلاتے ہوں۔

جی ہاں! وطن عزیز کو بدنام کے لیے ایک ایسا ہی گروہ سرگرم ہے جس کو ہم اور آپ جماعت احمدیہ یا قادیانیوں کے نام سے جانتے ہیں اور تشویش ناک امر یہ ہے کہ اس گروہ کی جعلسازی کو جرمنی کی وفاقی پولیس نے اس وقت بے نقاب کیا جب چند روز قبل شہر ڈارم شاڈ کے قریب فونک شاڈ میں جماعت احمدیہ کے چار گھروں پر چھاپہ مار کر جماعت احمدیہ کے صدر ثناء اللہ سمیت تین لوگوں اظہر جویئا، عمر جویئا اور ناصر جویئا کو گرفتار کر لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق یہ یورپ کی تاریخ میں غیر قانونی سیاسی پناہ حاصل کرنے میں مدد دینے والا اب تک کا سب سے بڑا گروہ ہے۔ اس گروہ کے تانے بانے کس خوفناک حد تک پھیلے ہوئے ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جرمن پولیس نے زیر حراست احمدیوں سے پوچھ گچھ کے نتیجے میں ایک جرمن وکیل بوش برگ اور اس کی احمدی سیکریٹری روبینہ کے گھروں پر بھی چھاپے مارے ہیں۔ انکشافات در انکشافات کا سلسلہ جاری ہے، جرمن ریڈیو چیخ رہا ہے، یورپی اخبارات چنگھاڑ رہے ہیں، پولیس کمانڈوز ایک شہر سے

دوسرے شہر مسلسل چھاپے مار کر احمدیوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق احمدیوں کا یہ گروہ ایک طویل عرصے سے سرگرم تھا اور پاکستان سے ان گنت احمدیوں کو غیر قانونی طریقے سے جرمنی اور یورپ کے دیگر شہروں میں پناہ دلوا چکا تھا۔ جرمن میڈیا کے مطابق احمدیوں کے خلاف جرمنی کی تاریخ میں سب سے بڑی پولیس کارروائی کی گئی جس میں بھاری پولیس نفری استعمال ہوئی اور پولیس کمانڈوز نے بھی اس کارروائی میں بھرپور حصہ لیا۔

جماعت احمدیہ کے بعض ''لبرل'' ذرائع نے جرمنی پولیس کی کارروائی پر کچھ حیرت انگیز انکشافات کیے ہیں۔ ان کے مطابق جماعت احمدیہ کی مرکزی قیادت اس بات کا حتمی فیصلہ کر چکی ہے کہ پاکستان سے بڑی تعداد میں احمدیوں کو یورپ کے مختلف ملکوں میں بسایا جائے۔ اس ضمن میں مسلم نوجوانوں کو بھی بیرون ملک کے سہانے سپنے اور احمدی خاتون سے شادی کا لالچ دے کر جرمنی، لندن، کینیڈا، ہالینڈ، بلجیم، اسپین و دیگر یورپی ممالک میں بسایا جا رہا ہے اور اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے پاکستان میں متعدد احمدی گروہ سرگرم ہیں۔ اس تشویشناک مہم کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ احمدی گرگے اپنے ''بندوں'' کو یورپی ممالک میں لانچ کرنے کے لیے پاکستان مخالف پروپیگنڈے کو تیز کر رہے ہیں۔ غیر ملکی سفارتخانوں میں پاکستان مخالف رویوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ سیاسی پناہ حاصل کرنے والے پاکستان کو ایک ناقابل برداشت رویوں والی غیر مہذب ریاست قرار دیتے ہیں۔ اس ضمن میں احمدیوں کو باقاعدہ تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ لاہور میں جماعت احمدیہ کے عبادت خانے پر حملے کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں ہمارے ساتھ اس طرح کا سلوک ہو رہا ہے۔ اگر بالغ النظری سے احمدیوں کے اس حیلے کا جائزہ لیا جائے تو اس امر کا بخوبی ادراک ہوتا ہے کہ پاکستان میں تو مسجدوں، مزاروں اور امام بارگاہوں پر بھی تواتر سے بم دھماکے اور خودکش حملے ہو رہے ہیں مگر آج تک کسی شیعہ سنی یا کسی بھی فرقے کے پیروکار نے محض اس بنیاد پر سیاسی پناہ کے لیے درخواست نہیں دی۔ اگر یہ حادثے سیاسی پناہ کی وجہ بنتے تو اب تک عراق اور فلسطین کی پوری آبادی کو ہجرت کر جانی چاہیے تھی۔

جب اس طرح کے سیاسی پناہ گزین اور وہ بھی غیر قانونی طریقے سے سیاسی پناہ حاصل کرنے والے افراد اپنا مقدمہ سفارتی ڈیسک پر رکھتے ہیں تو پھر ملک کا امیج اس طرح مجروح ہوتا ہے کہ اس کی مثال ملنا ممکن نہیں۔ ذرا سوچیے! تاجر، سیاستدان اور طلبہ ملک کے بہترین تشخص کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو لگا رہے ہیں اور دوسری جانب ایک گروہ نمودار ہوتا ہے اور وہ ان تمام کوششوں کو اپنی نفرت اور تعصب کی آگ سے جلا دیتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے پروپیگنڈوں کے بعد پاکستان کو عالمی سطح پر کیسے اچھے دوست میسر آ سکتے ہیں؟ پاکستان کی کولیشن یورپی ممالک سے کیسے مضبوط ہو سکتی ہے؟ یورپی منڈیوں میں پاکستان کی رسائی میں اس قسم کا پروپیگنڈہ بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یورپ میں پالیسیاں محض ایک بیان پر نہیں بنتیں۔ یورپی ممالک کسی بھی ملک کے حوالے سے اپنی پالیسی کو بناتے وقت تمام عوامل کا جائزہ لیتے ہیں اور کوئی شبہ نہیں کہ احمدیوں کا یہ پروپیگنڈہ پاکستان کو عالمی سطح پر آئسولیشن کی جانب لے جا رہا ہے۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ احمدیوں کی سینٹرل کمانڈ کی یہ پالیسی کہ جماعت کے ارکان کوزیادہ سے زیادہ ہر ملک میں آباد کیا جائے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں پرنظر رکھنے والے تحقیق دان جانتے ہیں کہ یہ جماعت دراصل ایک چندہ جماعت ہے۔ ایک عام کمزور احمدی کو بے رحمی اور سفاکانہ طریقوں سے بلیک میل کر کے اس سے چندہ وصول کیا جاتا ہے تاکہ جماعت احمدیہ کی نکھٹو اشرافیہ کی عیاشیوں کو برقرار رکھا جائے۔ یہ جماعت احمدیہ کا المیہ ہے اور انسانی حقوق سے وابستہ تنظیموں بشمول اقوام متحدہ کو عام احمدیوں پر ہونے والے بدترین ظلم کے خلاف نہ صرف نوٹس لینا چاہیے بلکہ اس بربریت کے خاتمے کے لیے بھی خاطر خواہ اقدامات کیے جانے ضروری ہیں۔

جماعت احمدیہ کا ہر رکن ماہانہ لازمی چندہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کا چندہ، عبادت گاہ کا چندہ، وقفِ جدید کا چندہ، سالانہ جلسے کا چندہ، چندہ اشاعت، نصرت جہاں آگے بڑھو چندہ، بلال فنڈ، طاہر فنڈ، سالانہ اجتماع کا چندہ اور چندہ وسعت جو زندگی بھر کم از کم آمدنی کا 10 فیصد ادا کیا جاتا ہے۔ یہ چندہ انتہائی جابرانہ طریقوں سے وصول کیا جاتا ہے اور اگر کوئی چوں چرا کرے تو اس کا سوشل بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے۔ یہی وہ وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا مرکزی خاندان دنیا کے امیر ترین خاندانوں میں سے ایک ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق صرف جرمنی سے سالانہ 14 ملین یورو کا چندہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں بھیجا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی یورپ بساؤ پالیسی اور غیر قانونی وسیاسی پناہ کی مہم دراصل اسی چندے بازی کا ایک سلسلہ ہے۔ بہت سادہ سا نکتہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والا ایک عام احمدی اپنی آمدنی کے سبب اتنا چندہ نہیں دے سکتا چنانچہ اسی ہوسِ زر کو پورا کرنے کے لیے احمدی اشرافیہ عام احمدیوں کو غیر قانونی طریقے سے یورپ اسمگل کرنے کے گھناؤنے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ مگر کیا چندے کا حصول ہی اس غیر قانونی، غیر اخلاقی اور وطن دشمن رویے کی وجہ ہے...... نہیں اور ہرگز نہیں۔ جماعت احمدیہ کی اشرافیہ شروع سے پاکستان مخالف رویوں کی حامل رہی ہے اور غیر قانونی سیاسی پناہ حاصل کرنے کی اس مہم کے ذریعے جماعت احمدیہ بیرون ملک میں پاکستان کی بھیانک تصویر کشی کر رہی ہے۔ جس پر نہ صرف پاکستان کے سیاستدان، انسانی حقوق کے ادارے اور سول سوسائٹی خاموش ہے بلکہ مذہبی جماعتیں بھی چپ کا روزہ رکھ کر بیٹھی ہیں۔ یورپی سیکیورٹی ادارے جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرم ہیں، مگر پاکستان میں اس ہولناک جرم پر سیکیورٹی ادارے جنبش بھی نہیں کر رہے۔ پاکستان کو اس وقت شدید بیرونی دباؤ کا سامنا ہے، اس دباؤ کا سامنا کرنے کے لیے پہلے کشتی کے اندر سوراخ کرنے والے منافقین کا سدِّ باب کرنے کے لیے سفارتی طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔